جلد ۵۳/۱۸ | ۱۷ شہادت ۱۳۴۳ھش ۴ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۱۷ اپریل ۱۹۶۴ء | نمبر ۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶؍اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو ضعف کی شکایت ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اندرونی اور بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے

تقوے کے بعد ہی خداتعالےٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔

"اندرونی بیرونی امور میں تقوے سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقوے حاصل کرو۔ کیونکہ تقوے کے بعد ہی خداتعالےٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جب کہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟ سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک انسان جو اللہ تعالےٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے۔ اس میں ایک ربانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو خداتعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ خداتعالےٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔

پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے متمم ہیں اور اس وقت خداتعالےٰ نے آخری نمونہ آپ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔ اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔ پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں۔ لیکن اگر وہ عیب اس میں ہے تو اس کا معاملہ پھر خداتعالےٰ سے ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۴۲ تا ۳۴۴)

احباب نادار مریضوں کے علاج کیلئے صدقات کی رقوم بھجوائیں

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ فضل عمر ہسپتال نادار اور غریب مریضوں کا علاج مفت کر رہا ہے اور سینکڑوں مریض اس مد سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لہٰذا خاکسار پھر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال میں برائے علاج نادار مریضاں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۶؍اپریل۔ کل سے یہاں مطلع پھر جزوی طور پر ابر آلود ہے۔ کل شام خاصی تیز آندھی آئی اور ہلکی سی بارش بھی ہوئی۔ آج صبح بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔ اور فضا میں نسبتاً خنکی ہے۔

مجلس انصار اللہ کا مالی سال

سہ ماہی اوّل گزر چکی ہے

مجلس انصار اللہ کے اراکین سے یہ امر مخفی نہیں کہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے۔ ہر رکن کا سال رواں کا ۱/۴ چندہ اس وقت تک ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔ اگر کسی رکن کے چندہ میں کمی رہ گئی ہو تو عہدہ داران کا فرض ہے کہ انہیں احسن طریق پر یاددہانی کرا کے بقیہ رقم وصول کر لیں۔ تاکہ کسی رکن کے ذمہ بقایا نہ ہو جائے۔ باقاعدگی کے ساتھ ماہ بماہ چندہ وصول کرنے سے کسی پر بھی بوجھ نہیں پڑے گا۔ اور مرکز کو بھی آسانی رہے گی۔ جزاھم اللہ

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

وقف جدید ایک اہم تحریک ہے

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وقف جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی اپنی جماعتوں کے وعدہ جات کی فہرستیں جلد روانہ فرما دیں۔ اسی طرح وصول شدہ چندے جلد روانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ اپریل ۶۴ء

سیّدہ نواب مبارکہ بیگم طال عمرہا کی روایت پر تبصرے کا جائزہ

پیغام صلح کے ایک مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:۔

"روایت پر تنقید کرنیکی وجہ:۔

الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۶۴ء کے صفحہ ۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک روایت زیر عنوان "ایک روایت ـــ ایک امانت" شائع ہوئی ہے اس روایت میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ جناب میاں محمود احمد صاحب کی خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دے دیا گیا تھا۔ ایڈیٹر صاحب "الفضل" نے بھی اس روایت کو

"ایک نہایت اہم اور قیمتی روایت"

قرار دیا ہے۔ اگر اس قسم کے تاثر دینے کی کوشش نہ ہوتی تو مجھے نہ اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت تھی اور نہ تنقید کرنیکی حاجت لیکن چونکہ اس قسم کی روایت لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کا ذریعہ بننے کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کے مقام کو بھی لوگوں کی نظر میں مشتبہ کرنے کا موجب بن سکتی ہے نیز چونکہ یہ روایت بعض کو ہدایت سے محروم کرنے اور گمراہی میں ڈالنے کا سامان بھی اپنے اندر رکھتی ہے اس لئے مجبوراً مجھے اس کی حقیقت پر سے پردہ اٹھانے کے لئے قلم کو حرکت میں لانا پڑا ہے گو محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کا احترام میرے دل میں ہے اور میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ان کی شخصیت کو زیر بحث لایا جائے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام میرے نزدیک سب سے بلند ہے جس امر سے حضور کے مقام پر زد پڑتی ہو اس کو دور کرنا میں اپنا فرض اولین سمجھتا ہوں پس محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ مجھے معاف فرمائیں اگر میں یہ کہوں کہ ان کی یہ روایت بالکل ساقط الاعتبار ہے اور اس کے لئے میرے پاس ایسی قوی دلیل ہے جس پر اگر وہ ٹھنڈے دل سے غور کریں گی تو خود بھی اس بات کی قائل ہو جائیں گی کہ اس روایت کے بیان کرنے میں ان سے غلطی کا ارتکاب ہوا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی غلطی پر اطلاع پانے پر اسے واپس لے کر اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دیں گی"۔

(پیغام صلح ۸۔ اپریل ۶۴ء صفحہ ۳)

ہم نے یہ ساری عبارت اس لئے نقل کر دی ہے کہ مضمون نگار صاحب یہ نہ کہیں کہ ہم نے ان کی عبارت میں کوئی کانٹ چھانٹ کی ہے۔ اس تمام عبارت کے لکھنے کی وجہ دراصل "محمود دشمنی" کہی جا سکتی ہے۔ مضمون نگار یہ نہیں چاہتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھی جائے چنانچہ مضمون نگار نے اس عبارت میں اس کا کھل کر اظہار کر دیا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جب ایک شخص ایک بات کو ناپسند کرتا ہے تو تائید کے لئے وہ وجوہات بھی تلاش کر کے پیش کرنے لگا۔ مثلاً ایک شخص اپنی بیوی کو پسند نہیں کرتا تھا اور اسکی ہر حرکت پر اعتراض کرتا تھا۔ جب وہ آٹا گوندھتی تو کہتا آٹا گوندھتے تو ہلتی کیوں ہے چونکہ مضمون نگار کو یہ پسند نہیں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھی جائے اس لئے آپ نے تلاش کی اور سیرۃ المہدی حصہ اوّل سے ایک روایت لے کر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم طال عمرہا کی روایت پر جرح و قدح کر ڈالی ہے۔ سیدہ موصوفہ نے لکھا تھا کہ

"جب انجمن کا قیام ہو رہا تھا ان دنوں کا ذکر ہے اگویا ان کی بیان کردہ روایت ۱۹۰۵ء سے متعلق ہے کیونکہ انجمن کا قیام ۱۹۰۵ء میں ہوا تھا۔ ناقل) کہ باہر کوئی میٹنگ انجمن کے ارکان کے انتخاب کی یا مقرر شدہ لوگوں کی قوانین وغیرہ کے متعلق ہو رہی تھی (کیونکہ انجمن بن رہی تھی یا بن چکی تھی یہ مجھے علم نہیں نہ ٹھیک یاد ہے) حضرت سیدنا بڑے بھائی صاحب (یعنی جناب میاں محمود احمد صاحب۔ ناقل) باہر سے آکر آپ کو رپورٹ کرتے اور باتیں بتا کر جاتے تھے آپ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا والے صحن میں ٹہل رہے تھے جب حضرت سیدنا حضرت بھائی صاحب آخری بار کچھ باتیں کر کے باہر چلے گئے تو آپ دارالبرکات کے صحن کی جانب آئے اور وہاں سے حجرہ میں جانے کے دروازہ کی جانب اترنے والی سیڑھی کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت اماں جان پہلے سے وہاں کھڑی تھیں (اس فقرہ کو قارئین کرام اچھی طرح یاد رکھیں کیونکہ یہی فقرہ ان کی روایت کے درست یا غلط ہونے کا فیصلہ کر دے گا۔ ناقل) میں حضرت مسیح موعودؑ کے پیچھے ساتھ ساتھ چلی آئی تھی اور پیچھے کھڑی ہو گئی آپ کی پیٹھ کی جانب بالکل قریب اس وقت آپ نے جیسے سیدھے کھڑے تھے اسی طرح بغیر گردن موڑے کلام کیا مگر بظاہر حضرت اماں جان سے ہی مخاطب معلوم ہوتے تھے۔ فرمایا:۔

"کبھی تو ہمارا دل چاہتا ہے
کہ محمود کی خلافت کی بابت
ان لوگوں کو بتا دیں ـــ پھر
میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
کا منشا ہ اپنے وقت پر خود
ہی ظاہر ہو جائے گا"۔
(ایضاً)

اس کے مقابلہ میں مضمون نگار سیرۃ المہدی سے حسب ذیل روایت نقل کرتے ہیں:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جن ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت لکھ رہے تھے (یہی وہ زمانہ ہے جس کے متعلق محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اپنی روایت بیان کر رہی ہیں۔ ناقل) ایک دفعہ جب آپ شریف (یعنی میرے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا شریف احمد) کے مکان کے صحن میں ٹہل رہے تھے آپ نے مجھ سے کہا (یعنی حضرت بیوی صاحبہ محترمہ سے۔ ناقل) کہ مولوی محمد علی صاحب سے ایک انگریز نے دریافت کیا تھا کہ جس طرح بڑے آدمی اپنا جانشین مقرر کرتے ہیں مرزا صاحب نے بھی کوئی جانشین مقرر کیا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد آپ فرمانے لگے تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا میں محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کو لکھ دوں یا فرمایا مقرر کر دوں۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں میں نے کہا کہ جس طرح آپ مناسب سمجھیں کریں"۔

(ایضاً)

یہ روایت نقل کر کے مضمون نگار خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھتے ہیں:۔

"کیا ان دونوں روایتوں میں زمین و آسمان کا فرق نہیں؟

ہمیں تو ان دونوں روایتوں میں زمین و آسمان کا فرق تو کیا ذرا سا فرق بھی نظر نہیں آیا۔ اصل بات یہ ہے کہ نواب مبارکہ بیگم طال عمرہا نے اپنی روایت کے آخر میں یہ لکھا فرمائے ہیں:۔

"اسی بات کی بنا پر مجھے ہمیشہ
سے یقین رہا اور ہے کہ خلافت
محمود کے متعلق آپ کو خدا تعالیٰ
کی طرف سے علم ہو چکا تھا"۔
(ایضاً)

اور یہی چیز ہے جس کو معترض پسند نہیں کرتا ہمیشہ ہی ایسا ہوتا رہا ہے کہ اللہ کے بندوں کی اسی وجہ سے مخالفت کرتے رہے ہیں کہ اکثر لوگ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ بھی انسانوں کی بعض باتوں میں دخل دیتا ہے۔ یہی روح ہے جو موجودہ معترض کے اندر کام کر رہی ہے وگرنہ اگر وہ غور کرتے تو خود حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی روایت سے بھی یہی استدلال کیا جا سکتا ہے کیونکہ "جانشین" کی صورت میں وہاں بھی آپ نے "محمود" ہی کا نام لیا تھا کسی اور کا نہیں۔

معترض کا تمام سہارا لے دیکے اس بات پر ہے کہ اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ روایت بیان نہیں کی انہوں نے ایک اور روایت بیان کی ہے جس میں مولوی محمد علی صاحب کا ذکر آتا ہے۔ پھر معترض خود ہی فرض کر لیتا ہے کہ دراصل دونوں روایتیں ایک ہی واقعہ کے متعلق ہیں حالانکہ دونوں روایتوں کے وقوع کے زمانے میں کم از کم دو ماہ کا فرق ہے۔ رسالہ الوصیت ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ رسالہ اشاعت سے پہلے لکھا گیا تھا جس کو ہم کم از کم دس دن سے لیتے ہیں۔ اس طرح جب یہ رسالہ لکھا جا رہا تھا اس وقت تاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء سمجھ لیجئے۔ انجمن کی بنیاد ۳۱-۱-۰۶ کو ڈالی گئی تھی مگر "الحکم" میں ۱۰-۲-۰۶ کو اور "بدر" میں ۱۶-۲-۰۶ کو اعلان ہوا تھا مگر نواب مبارکہ بیگم طال عمرہا کے الفاظ میں

جب انجمن کا قیام ہو رہا تھا ان
دنوں کا ذکر ہے کہ باہر کوئی
میٹنگ انجمن کے ارکان کے
انتخاب کی یا مقرر شدہ لوگوں
کی قوانین کے متعلق ہو رہی تھی
(کیونکہ انجمن بن رہی تھی یا بن
چکی تھی یہ مجھے علم نہیں نہ ٹھیک
یاد ہے) حضرت سیدنا بڑے
بھائی صاحب باہر سے آکر آپ کو
رپورٹ کرتے اور باتیں بتا کر
جاتے تھے"!

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۷ پر)

جزیرہ ماریشس میں

خلافتِ ثانیہ پر پچاس سال پورے ہونے کی عظیم الشان اور پُرمسرت تقریب

• یومِ مصلح موعود • ۱۴ مارچ کو عظیم الشان جلسہ کا انعقاد • مسجد دارالسلام (روز ہل) پر بے نظیر چراغاں

• رسالہ LE MESSAGE کا خاص نمبر • لٹریچر کی وسیع اشاعت کیلئے پریس قائم کرنے کی تجویز

• احباب ماریشس کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے اظہارِ عقیدت

از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس

ہر سال حضور کی آمد احمدیوں کے دلوں میں زندگی کی روح پھونکتی ہے اور ہر جماعت اس دن اس امر کے اظہار کیلئے حسب استطاعت پروگرام بناتی اور اس پر عمل کرتی ہے۔ مگر اس سال کا یوم مصلح موعود ایک نئی شان کا حامل تھا۔

۲۰ فروری کو جماعت احمدیہ ماریشس نے یوم مصلح موعود کو نہایت عمدگی سے منایا مسجد دارالسلام پر چراغاں کیا گیا اور تمام سب جماعتوں نے اپنی اپنی مجلسوں پر اجتماعات کئے۔ پیشگوئی مصلح موعود پر تقاریر ہوئیں۔ نظمیں پڑھی گئیں اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور حضور کی صحت و عافیت کے لئے اور کام کرنے والی لمبی عمر کے لئے دعائیں کی گئیں اور صدقہ کیا گیا۔

۱۴ مارچ بروز ہفتہ خلافت ثانیہ کے پچاس سالہ بابرکت اور شاندار عہد خلافت کی پُر کیف اور ایمان افروز یادیں تازہ کر رہا تھا خدا کی قدرت کہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا دن بھی ہفتہ کا دن تھا اور اس سال ۱۴ مارچ بھی ہفتہ کا ہی دن تھا۔ دل چاہتا تھا کہ کہ اس دن بھی ضرور خوشی کی تقریب منعقد کی جاوے۔ اگرچہ وقت تھوڑا تھا۔ تاہم جماعت نے ہمت کی اور اس دن کو ایک شاندار اور نہ بھولنے والا دن بنا دیا۔

لجنہ اماء اللہ کی پریذیڈنٹ بیگم حاجی احمد یداللہ بھنو صاحبہ اور جنرل سیکرٹری میری اہلیہ عائشہ کالو صاحبہ اور سیکرٹری مال بیگم صاحبہ ابوبکر قالی صاحب نے لجنہ اماء اللہ کے ہر ممبر سے شکر اٹھائی۔ تاکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کچھ ہدیہ مبارکباد پیش کیا جا سکے۔ سو الحمدللہ کہ آٹھ صد روپیہ کے قریب رقم جمع کی جا چکی ہے۔

خدام اور انصار نے مسجد دارالسلام کو بجلی کے قمقموں سے بقعۂ نور بنا دیا۔ ٹاؤن کونسل روز ہل نے پچ رنگدار بلب مع بجلی کی تار مفت دے دیے۔ اور ایک مسلمان جو بجلی کا کاروبار کرتا ہے۔ اس نے بھی تین صد سے زیادہ رنگدار بلب، تار اور کئی قسم کے بیولوں کے اس غرض کے لئے ہمیں پیش کئے۔ مسجد کے سامنے کے حصہ میں ہاری ہار نظر آ رہے تھے۔ سفید، سبز، سرخ، زرد، سنہری اور نیلے قمقموں کی ملی جلی روشنی عجیب سماں پیدا کر رہی تھی۔ چنانچہ رات کے وقت دور سے مسجد کی شکل نمایاں نظر آتی تھی۔ اور اس کے اوپر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس غیر احمدی دوست کو بھی احمدیت کی نعمت عطا فرمائے اور ان احمدیوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے بارش اور سرد ہوا میں رات کے بارہ بارہ بجے تک کام کر کے چار دن میں روشنی کا اس قدر عمدہ انتظام کر دیا۔

رسالہ Le Message کا سپیشل نمبر شائع کیا گیا۔ پیشگوئی مصلح موعود پر مضامین کے علاوہ فوٹو دیئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نمبر کو احمدیوں نے بہت ہی پسند کیا۔ اور ہفتہ کی رات کو ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔

اس دن سب احمدیوں کی خواہش اور پروگرام یہی تھا۔ کہ سب ایک جگہ جمع ہوں اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو دوست دور سے آئیں۔ ان کے کھانے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ قریباً ۳۰۰ افراد کو ہفتہ کی شام کو کھانا پیش کیا گیا۔

اگرچہ موسلادھار بارش ہو رہی تھی۔ پھر بھی عقیدت مند مخلصین مرد، عورت اور بچے کثرت سے رات کے اجلاس میں شامل ہوئے مسجد دارالسلام میں مردوں کے لئے انتظام تھا اور نیچے ہال میں عورتوں اور بچوں کے لئے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

نماز عشاء کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مسٹر قاسم تصدق حسین صاحب نے کی۔ یہ بھائی حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی اجلاسوں میں تلاوت اور نظم پڑھا کرتے تھے۔ ان کی تلاوت نے پرانے احمدیوں کے دلوں میں ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی۔ اور آغازِ احمدیت کا زمانہ دوبارہ تازہ ہو گیا۔

نظم مسٹر حسن رمضان صاحب نے پڑھی اس کے بعد عاجز نے مختصر سی تقریر کی اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر اس بات پر زور دیا کہ اے اہل ماریشس آپ لوگوں کی خوش قسمتی تھی کہ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے ابتداء ہی میں آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخلص صحابی حافظ قرآن مبلغ احمدیت حضرت صوفی غلام محمد صاحب کو بھیج دیا۔ اس میں ایک عجیب خدائی حکمت تھی۔

ماریشس وہ ملک ہے جہاں کے احمدی اردو زبان بھی جانتے ہیں۔ انگریزی بھی سمجھ سکتے ہیں اور فرانسیسی بھی۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا مبلغ بھیجا۔ جو صحابی اور نمونہ کا صحابی تھا۔ گریجوایٹ ہونے کے باوجود نہایت سادہ اور اسلامی وضع قطع کا بزرگ انسان تھا جو آپ لوگوں کو یہ سمجھا رہا تھا کہ اصل چیز اسلام اور اسلامی طرزِ زندگی ہے۔ اور اسی کے ساتھ سب ترقیاں وابستہ ہیں۔

سب سے پہلا مشن کھولنے میں دوسرا سبق یہ تھا کہ تمام دنیا میں فرانسیسی زبان بولنے والے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہونچانا آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ لنڈن مشن انگریزی زبان والوں کا مرکز ہے اور آپ کو خدا تعالیٰ نے فرانسیسی زبان والوں کا مرکز بنانا چاہا تھا۔ مگر آپ اس ذمہ داری کو کما حقہ نہیں سمجھے۔ اس ملک میں احمدیت کو بھی پچاس سال ہو گئے ہیں۔ اب تک احمدیہ لٹریچر سارے کا سارا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کر دینا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس

تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

احباب جماعت سے تعاون کی اپیل

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ —

شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ کے فیصلہ کے مطابق مرکز کی طرف سے پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ تعمیر دفتر کا کام جلد از جلد شروع کر دیا جائے۔ تعمیر کی راہ میں بعض مشکلات ہیں جن کی وجہ سے دیر ہو رہی ہے۔ جن میں سے ایک تجربہ کار اوورسیر کا نہ ملنا ہے۔ اگر کوئی احمدی بھائی جو تعمیرات کا تجربہ رکھتے ہوں۔ چار یا چھ ماہ اس خدمت کے لئے وقف کریں تو خدمت کے ثواب کے علاوہ مقررہ تنخواہ بھی دی جائے گی یہ کام چھٹی لے کر بھی کیا جا سکتا ہے۔ احمدی اوورسیروں سے درخواست ہے کہ اس قومی کام کی طرف توجہ فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے گا۔

دوسری مشکل مالی ہے۔ اس بارے میں بھی احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے خدام الاحمدیہ کا ہال ربوہ میں ایک ہی پبلک ہال ہوگا جو ساری آبادی کے فائدہ کے لئے ہوگا جہاں ربوہ کے سارے لوگ آکر مفید معلومات حاصل کر سکیں گے یا اپنی دلچسپی کے کاموں میں حصہ لے سکیں گے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کام میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور ہماری زیادہ سے زیادہ مالی امداد فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

احباب جماعت خصوصاً خدام سے یہ بھی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ یہ تعمیر اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے اس کی تکمیل کے سامان پیدا فرمائے۔ والسلام

مرزا رفیع احمد

اس میدان میں بہت کم کام ہُوا ہے

میں اپنے مولیٰ کریم کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اس نکتہ کی طرف متوجہ کیا اور اب تک خدا تعالےٰ کے فضل اور آپ لوگوں کے تعاون سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین کتب پیغام صلح ایک غلطی کا ازالہ اور کشتی نوح کا فرانسیسی ترجمہ شائع ہو چکا ہے ان کے علاوہ مسلمانوں پر عیسائیوں اور ہم احمدیوں کے مابین اختلافی مسائل پر تین مبسوط کتب اس عاجز نے لکھیں۔ احباب جماعت نے ترجمہ کیا اور شائع ہو گئیں یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے

ہمارا پروگرام تھا کہ پریس خریدیں گے اور سارا زور اشاعت لٹریچر پر لگا دیں گے مگر افسوس وقت ضائع ہو گیا۔ آؤ ہم آج دوبارہ عہد کریں کہ باہم متحد ہو کر اور بیش از بیش قربانیاں کر کے احمدیت کا پیغام (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب میں ہے) کو فرانسیسی زبان میں ترجمہ کر کے دنیا میں پھیلا دیں گے۔ فرنچ ممالک کے لئے احمدیت کی نعمت بانٹنے والے ہم اہل مارشس ہوں گے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر کے لئے دو نفل نماز باجماعت ادا کی گئی جس میں حضور کی صحت اور اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے

میری تقریر کے بعد جماعت کے مختلف احباب نے اپنی اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہر ایک کا رنگ الگ تھا اور احباب روح پرور مائدہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے اجلاس کے آخر میں دعا کی گئی اس کے بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ پریس لگانے کی اپیل میں احباب نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور امید ہے کہ مسجد دارالسلام کی تعمیر کا قرضہ ختم ہو جانے کے بعد سب سے پہلا کام یہی کیا جائے گا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور کے زیر اہتمام

تقریری مقابلہ

مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور کے زیر اہتمام سال رواں کا دوسرا انگریزی اور اردو تقریری مقابلہ منعقد ہُوا۔ انگریزی کے تقریری مقابلے میں منیر احمد صاحب انجنیئرنگ کالج نے اول اور عبدالودود صاحب انجنیئرنگ کالج نے دوم پوزیشن حاصل کی اور اردو کے مقابلے میں قاضی مسعود احمد صاحب میڈیکل کالج اول اور حبیب اللہ صادق گورنمنٹ کالج دوم قرار پائے۔

تقاریر کے یہ مقابلے مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت مکرم شیخ عبدالحی صاحب منعقد ہوئے تلاوت قرآن پاک اور نظم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ پہلے انگریزی زبان میں تقاریر ہوئیں اور بعد ازاں اردو میں ہر دو مقابلوں میں درج ذیل احباب نے ازراہ نوازش منصفی کے فرائض سرانجام دیئے

۱۔ مکرم کنور ادریس صاحب بی اے حھنیہ ایجنسی (۲) مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد (۳) مکرم عبدالرحمن صاحب ناصر لیکچرار اگریکلچرل کالج۔ (۴) چوہدری عبدالخالق صاحب۔

تقریب کے اختتام پر صاحب صدر نے امتیاز حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم فرمائے اس موقعہ پر ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک پرتکلف ٹی پارٹی کا انتظام بھی کیا گیا اس اجلاس میں متعدد غیر از جماعت طلبہ بھی شریک ہوئے جنہیں بعدہٗ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے ایک مختصر سے خطاب میں جماعت سے متعارف کرایا۔ دعا کے بعد یہ دلچسپ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار منیر احمد جنرل سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

لیڈر (بقیہ صـ ۲)

ایسے حالات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے "محمود" کا ذکر کرنا محض اس لئے نہیں ہو سکتا کہ مولوی محمد علی نے کسی انگریز کے کہنے پر جانشین کے متعلق ذکر کیا تھا۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انجمن بن چکی ہوئی تھی مگر اس میں صدارت کا یا آپ کے بعد کسی کے جانشین ہونے کا سوال ہوگا جس پر بحث ہو رہی تھی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو آپ نے مقرر کیا ہو کہ بحث کے متعلق آپ کو خبر دیتے رہیں اس سے واضح ہے کہ یہ روایت حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی مذکورہ روایت سے بالکل الگ ہے اور یہ ایک دوسرے موقعہ کی بات ہے۔

رہا یہ سوال جس پر معترض نے اپنے اعتراض کی تمام بنیاد استوار کی ہے کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اس روایت کو کیوں بیان نہیں کیا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ایک انسان ساری روائتیں بیان کرے۔ جو لوگ جمع حدیث کے متعلق علم رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ تمام حاضرین کی شہادت موجود نہ ہونے کی وجہ سے حدیث کی صحت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا جو احادیث مثلاً حضرت ابوہریرہؓ نے بیان فرمائی ہیں اس وقت ہر موقعہ پر صرف آپ اکیلے ہی موجود ہوتے تھے۔ اور کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اکثر اوقات تین حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ اور دیگر اکابر صحابہ کرام بھی موجود ہوتے تھے مگر ان کا موجود ہونا اور روایت بیان نہ کرنا حضرت ابوہریرہ کی حدیث کو ناقص نہیں بنا دیتا۔

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جن دنوں میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے مندرجہ بالا روایت بیان فرمائی تھی اس وقت مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی مخالفت زوروں پر تھی اور آپ نے صرف وہ روایت بیان فرما دی جس میں خود مولوی محمد علی صاحب جانشین مقرر کرنے کے ایک طرح سے محرک کہے جا سکتے ہیں۔

بہرحال خود حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی روایت سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی روایت کی اس امر میں تائید ہوتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مطلع کر دیا گیا تھا کہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی فسبحان الذی اخزی الاعادی

کتنے صاف الفاظ ہیں۔ آپؑ اس کو دل کی غذا سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی تھی کہ آپ کا ایک بیٹا اس شان کا ہوگا جو اللہ تعالےٰ کا محبوب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ

"میں تیری ہی ذریّت سے
ایک شخص کو قائم کروں گا اور
اس کو اپنے قرب اور وحی سے
مخصوص کروں گا اور اس کے
ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور
بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے"

ان الہامات سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سیدنا حضرت "محمود" کی خلافت کے متعلق اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی خبر دی ہوئی تھی۔ اور گو بار بار آپ کو خیال آتا تھا کہ اس کا اظہار کر دیں مگر اس میں کچھ روکیں تھیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے شاید یہ بھی تفہیم تھی کہ عین آپ کی وفات کے بعد اوّل خلیفہ آپ نہیں ہوں گے۔ اگر آپ اظہار کر دیتے تو فتنہ پیدا ہو سکتا تھا۔ اسلئے آپ ہر بار اس کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے رہے۔

الغرض یہ دونوں روائتیں اپنی اپنی جگہ بالکل درست ہیں اور مختلف مواقع کی ہیں۔ دونوں میں کسی امر میں تضاد نہیں ہے۔ البتہ یہاں ایک بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز انجمن کو اپنا جانشین اس معنی میں نہیں سمجھتے تھے کہ وہ آپ کے بعد آپکی خلیفہ ہوگی۔ یہ امر سیدہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا والی روایت سے واضح ہو جاتی ہے اور ہم معترض کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری توجہ اس روایت کی طرف مبذول کرائی ہے جس سے اس جماعت کا جو اپنے آپ کو لاہوری جماعت احمدیہ کہلانا پسند کرتی ہے "جانشین" کے تصور کے متعلق تمام تانا بانا ٹوٹ پھوٹ گیا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

مضمون نگار نے آخر میں بدظنی پر مبنی جو لغو باتیں لکھی ہیں ان کا جواب تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملے گا۔ بدظنی کا گندہ تالاب بہت وسیع ہے اور جو گند منشکین چاہیں اس میں گھول سکتے ہیں مشہور ہے کہ ناصر علی سرہندی کے اشعار میں زیب النساء کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتی تھی چنانچہ ایک بار ناصر علی نے ایک شعر لکھا جس کا مفہوم تھا کہ "میں پانی ہو گیا ہوں حیران ہوں کہ دنیا نے مجھے کس طرح توڑ ڈالا ہے" زیب النساء نے شعر سن کر کہا "یخ بست و شکست" یعنی برف جما کر توڑ دیا۔ الغرض بدظنی کی تو کوئی انتہا نہیں اس لئے ہم اس کو خدا تعالےٰ پر چھوڑتے ہیں۔

گورونانک جی کا سفر مکہ

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(۴)

پچھلی قسط میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ مشہور سکھ سکالر سردار جی بی سنگھ جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل کے نزدیک گورو جی کے پاؤں کے ساتھ مکہ یا کعبہ گھومنے والی ساکھی کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے یہ ساکھی نام دیو کے مندر گھمانے والی مشہور روایت کی نقل ہے بقول سردار صاحب حضرت گورو نانک جی سے ایک صدی بعد گھڑی گئی ہے۔ گورو نانک جی سے سو سال بعد تک کوئی بھی اس ساکھی سے آشنا نہ تھا۔

اس سلسلہ میں سردار جی بی سنگھ جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ:-

نام دیو جی کی زندگی کا ایک واقعہ اور بھی تھا۔ جو اس کعبہ کے گھومنے والی ساکھی کی بنیاد ہے۔ یعنی نام دیو اور اس کے گورو دسوبا کھیچر (دسوبا کے معنے وشنو باوا یا وشنو بھائی ہیں۔ اور کھیچر لقب ہے۔) کی گرنتھ میں نے اپنی کتاب "نام دیو جی کا جیون چرتر" میں درج کی ہے۔ اور یہ کتاب تین حصوں میں خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر نے کافی عرصہ ہوا شائع کی تھی"۔

(ترجمہ از رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۶۷ء)

سردار جی بی سنگھ جی نے اپنے مندرجہ بالا اقتباس میں اپنی جس کتاب کا ذکر کیا ہے اس کے تینوں حصے ہمارے سامنے ہیں۔ اس کے دوسرے حصہ میں ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

"نام دیو جی نے جب اپنے دل میں سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کر لیا کہ کوئی گورو اختیار کیا جائے تو اس غرض کے لئے کسی مناسب بزرگ کی تلاش کی گئی۔ اس نے دسوبا کھیچر نام سنا ہوا تھا۔ اور دسوبا کھیچر نام دیو جی کو جانتا تھا۔ نام دیو نے اس بزرگ کو گورو اختیار کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اپنے گاؤں سے چل پڑا اور بارشی نام کے گاؤں میں جو پنڈر پور سے تقریباً ساٹھ میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقعہ ہے۔ اور جہاں دسوبا رہتا تھا۔ جا پہنچا۔ دسوبا کو اس بات کا علم تھا۔ اور وہ نام دیو کے خیالات سے بھی بخوبی آگاہ تھا۔ وہ اسے ہدایت دینے کی غرض سے ایک مندر میں چلا گیا اور وہاں جا کر ٹانگیں پھیلا دیں اور اپنے پاؤں مع جوتوں کے ٹھاکروں پر رکھ کر سو گیا ادھر نام دیو جی ڈھونڈتا ڈھونڈتا وہاں آ گیا۔ اور وہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی ٹھاکروں پر پاؤں رکھے سویا ہے۔ نام دیو کے دل میں بہت غصہ آیا اور اس نے کہا کہ اے بے وقوف اٹھ۔ تو اندھا ہے کیا تجھے دکھائی نہیں دیتا کہ تو ٹھاکروں پر پاؤں رکھ کر سویا ہے اٹھ جلدی۔ دسوبا نے کہا۔ اے بھائی ناراض مت ہو۔ میں تھکا ماندہ ہوں۔ جہاں ٹھاکر دیو نہیں ہے۔ ادھر میرے پاؤں کر دو اور اپنے دل میں سوچ کر دیو سے کونسی جگہ خالی ہے۔ اس کی یہ بات نام دیو کے دل میں گڑ گئی۔ دسوبا نے یہ دل کی سمجھ لی تھی۔ نام دیو کے شکوک اب اس کے سامنے آ گئے تھے اور تمام غصہ کافور ہو گیا تھا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا اور اس نے دسوبا کے الفاظ پر غور کیا گیان دیو کی صحبت کے نتیجہ میں اسے تھوڑی بہت سوجھ بوجھ تو پہلے ہی ہو چکی تھی وہ سمجھ گیا کہ یہ سیدھا سادہ آدمی کوئی معمولی شخص نہیں ہے۔ اس کے قدموں پر گر گیا۔ اور کہنے لگا کہ سوامی جی آپ کا گیان بہت وسیع ہے۔ آپ کا نام کیا ہے؟ دسوبا کھیچر نے جواب دیا کہ اس جسم کو کھیچر دیوا کے نام سے موسوم کرتے ہیں"۔

ترجمہ از بھگت نام دیو جی کا جیون چرتر حصہ دوم صفحہ ۲۳-۲۴ شائع شدہ ۱۹۰۰ء

سردار جی بی سنگھ جی نے اپنی کتاب میں یہاں پر نام دیو جی کی گاتھا سے ۲۰ ابیات بطور حوالہ کے درج کی ہیں۔ جو مرہٹی زبان میں ہے اور اس میں یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔

میرے معزز دوست سردار شمشیر سنگھ جی اشوک۔ اگر سردار جی بی سنگھ جی کے مندرجہ بالا بیان کو غور سے پڑھیں اور پھر ٹھنڈے دل سے سوچیں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ گورو نانک جی کی طرف منسوب شدہ مکہ یا کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونے والی ساکھی دراصل نام دیو جی کی مذکورہ بالا ساکھی کی نقل میں وضع کی گئی ہے۔ جس کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔

سردار جی بی سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

"مندرجہ بالا کہانی کسی عمدہ اپنے قدرتی رنگ میں دی گئی ہے اگر اس کو درست تسلیم کرنے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا ایک ہندو سادھو جو پہلے ہی دیوانہ مشہور ہے (یعنی ملنگ) ٹھاکر مندر میں جا کر لیٹ جاتا ہے اور ادھر سے دوسرا ہندو جا کر اسے لعنت ملامت کر کے اٹھاتا ہے .... پھر یہ بھی دیکھو کہ نام دیو اور کھیچر کی کہانی میں کوئی معجزہ شامل نہیں کیا گیا۔ اور نہ کوئی رنگت ہی داخل کی گئی ہے اور یہ کہانی گورو نانک جی سے دو سو سال قبل لکھی گئی تھی۔ اور مکہ کی گوشٹ لکھنے والے سے تین سو سال قبل۔ اس کے مقابلہ پر مکہ پھرنے والی کہانی شروع سے آخر تک کیسی بناوٹی اور جھوٹی دکھائی دیتی ہے۔ نقل بھی کی ہے تو ایسی کہ پڑھ کر نقل کرنے والے کی عقل پر رونا آتا ہے .... الغرض یہ کہنا پڑے گا کہ مکہ کی گوشٹ لکھنے والے نے نام دیو والی کہانی سرقہ کر کے اپنی بے سمجھی سے ایک بے جوڑ قصہ بنا کر لکھ دیا"۔

(ترجمہ از رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۶۷ء)

ہم امید کرتے ہیں کہ "اشوک" بھی سردار جی۔ بی سنگھ جی کے مندرجہ بالا خیالات پڑھ کر گورو نانک جی کے مکہ معظمہ یا کعبہ شریف کی طرف پاؤں پھیلا کر سونے اور پھر اپنے پاؤں سے مکہ یا کعبہ کو گھما دینے والی ساکھی کی حقیقت سے بخوبی آگاہ ہو جائیں گے۔ اور ان کا دل یہ پکار اٹھے گا کہ مکہ گھومنے کی ساکھی نام دیو کا مندر گھما دینا گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونے کے بعد وجود میں آئی ہے۔ ورنہ یہ ناممکن تھا کہ نام دیو کا مندر گھما دینا گورو گرنتھ صاحب میں درج کروانے سکھ زرگس گورو نانک جی کا مکہ معظمہ یا کعبہ گھمانا گورو گرنتھ صاحب میں درج نہ کرواتے۔ الغرض یہ حقیقت واضح ہے کہ کعبہ یا مکہ گھومنے والی ساکھی نام دیو کا مندر گھمانے والی ساکھی کی نقل میں کافی عرصہ بعد وضع کی گئی ہے۔ گورو ارجن جی کے زمانہ تک یہ ساکھی وجود میں نہیں آئی تھی۔

اشوک جی نے اپنے "مقالہ" میں مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی کی بیان کردہ وار کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ:۔

"اگر یہ کہا جائے کہ گورو جی کو بھائی گورداس جی کی وہ وار ہی جس میں مکہ گھومنے سے متعلق کوئی سطر ہے۔ سری آدگرنتھ صاحب میں درج کر دینی چاہیے تھی۔ تو یہ دلیل بھی معقول اور درست قرار نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ جب گورو صاحب نے بھائی گورداس جی کی کوئی بھی بانی درج نہیں کی۔ تو یہ لوک وار یا اس کی کوئی سطر کیوں کر درج کر دی جا سکتے تھے"۔

(رسالہ گورمت پرکاش فروری ۱۹۶۷ء)

اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے خاکسار سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گیانی عباد اللہ صاحب نے بھائی گورداس جی سے متعلق چونکہ بہت تحقیق کی ہے۔ اس لئے وہ خود سوچ لیں کہ اس سے متعلق حقیقت کیا ہے"

(گورمت پرکاش فروری ۱۹۶۷ء)

بھائی گورداس جی کی اس پہلی وار اور اس کی اس پوڑی سے متعلق جس میں گورو نانک جی کا مکہ معظمہ پہنچ کر محراب کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا اور پھر مکہ معظمہ کو گھما دینا بیان کیا گیا ہے۔ خاکسار اپنی اس خط و کتابت میں جو الفضل کے سالانہ نمبر میں شائع کی گئی ہے۔ کافی حد تک روشنی ڈال چکا ہے اور بیان کر چکا ہے کہ یہ پوڑی بھائی گورداس ایسے سمجھدار ودوان کی بیان کردہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں گورو جی کا اس مسجد میں محراب کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا مرقوم ہے۔ جہاں کہ حاجی لوگ حج ادا کرتے ہیں اور حج کہ مکہ معظمہ سے نو کوس دور عرفات کے میدان میں ادا کیا جاتا ہے اور یہ سکھ ودوانوں کو بھی مسلم ہے۔ عرفات کے میدان میں گورو جی کا محراب کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا بھائی گورداس ایسا ودوان کیونکر بیان کر سکتا تھا۔ محراب میدانوں میں نہیں ہوتے۔ بلکہ مساجد میں امام الصلوٰۃ کے کھڑا ہونے کے مقام پر بنائے جاتے ہیں اور اگر بالفرض اس مسجد سے مراد خانہ کعبہ لیا جائے۔ جسے مسجد الحرام کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے تو کعبہ میں کوئی محراب نہیں۔ وہاں تو ہر طرف ہی کعبہ ہے۔ کعبہ کے اندر داخل ہو کر چاروں طرف رخ کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے اور حدیث شریف میں بھی فی کل قبلۃ من البیت (مسلم) کے الفاظ آئے ہیں۔ اس صورت میں کعبہ کے اندر گورو جی کے محراب کی طرف پاؤں پھیلا کر سونے کے کیا معنے ہیں؟ ان دونوں صورتوں میں اس پوڑی میں بیان کردہ مضمون بے حقیقت ثابت ہوتا ہے اور کسی گورسکھ نے اپنے گاؤں یا شہر کی کوئی مسجد اور اس کا محراب دیکھ کر فرض کر لیا کہ کعبہ بھی اسی طرح کا ہوگا اور بھائی گورداس جی کی طرف منسوب کر کے یہ پوڑی بنا لی ہے اور اسے بھائی گورداس جی کی پہلی وار میں داخل کر دیا ہے اور بھائی گورداس جی کی اس پہلی وار میں لوگوں کا رد و بدل کرنا اور اپنی طرف سے بعض پوڑیاں بنا کر بھائی گورداس جی کے ذمہ لگانا سکھ ودوانوں کو بھی مسلم ہے۔ ملاحظہ ہو واراں بھائی گورداس۔ ترجمہ گیانی ہزارا سنگھ صفحہ ۲۷ و صفحہ ۴۸۔ و پنجابی ساہت دا اتہاس نمبر ۱ بھگتی پربودھ صفحہ ۹۶ وغیرہ۔

(باقی)

تقریب شادی

برادرم لطیف ناصر صاحب ابن مکرم چوہدری نصیر الدین صاحب شام نگر لاہور کا نکاح مورخہ ۵ ؍ ۶۴ بروز اتوار مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نائب امیر جماعت جہلم نے عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی سے مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ برات اسی روز لاہور سے جہلم گئی اور شام کو واپس آگئی۔ اگلے روز مورخہ ۶ ؍ ۶۴ بروز سوموار مکرم چوہدری نصیر الدین صاحب نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں حضرت نواب مبارکہ بیگم مدظلہا، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا و دیگر مستورات و افراد خاندان کے علاوہ کثیر احباب نے شرکت کی۔

خاکسار عبداللطیف شرما مکان نمبر ۲۲ مغلپورہ لاہور

۲۔ مورخہ ۱۵ر اپریل ۱۹۶۴ء بروز اتوار کو چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودہا میں ملک مظفر خان صاحب چیئرمین ممبر یونین کونسل کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

ان کا نکاح زکیہ بیگم صاحبہ بنت ملک محمد ایوب خان صاحب آف ہجکہ کے ساتھ دو ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ نے پڑھا۔ مورخہ ۱۶ر اپریل کو ملک صاحب نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ جس میں محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم، مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا کے علاوہ بہت سے دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (خاکسار رانا شمشیر خان بھوئیہ ربوہ)

اعلان نکاح

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز عبدالماجد خان صاحب انجینئر محکمہ ریفائنری پسر ملک عبدالمالک صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الحق بیگم صاحبہ ایم۔ اے۔ بی ایڈ بنت مکرم صفدر علی صاحب جنرل سیکرٹری ویڈ کالس سوسائیٹی کراچی سے مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ مہر پر محترم امیر صاحب جماعت کراچی جناب شیخ رحمت اللہ صاحب نے بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۶۴ء پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

عزیز موصوف شیخ محمد عبدالرشید صاحب مرحوم صحابی کا نواسہ ہے۔

(خاکسار: عبدالرب خان۔ ۳۰ ل۔ عبدالکریم روڈ لاہور)

اس خوشی میں مکرم عبدالرب خان صاحب نے الفضل کی اعانت کے لئے مبلغ ۱۵/- روپیہ عنایت فرماتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

اعلانات دارالقضاء

ورثاء حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری (ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب بقاپوری۔ محترم محمد اسماعیل صاحب بقاپوری۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بقاپوری اور محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بقاپوری) نے درخواست دی ہے۔ کہ حضرت والد صاحب مرحوم کی جو بھی امانت ذاتی میں رقم جمع ہے وہ محترمہ والدہ صاحبہ مسماۃ حیات بیگم، بیوہ حضرت مولانا بقاپوری صاحب مرحوم کے نام تبدیل کر دی جائے اور یہ کہ اگر آئندہ بھی کوئی رقم والد صاحب کے نام پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واجب الوصول ہو تو وہ بھی والدہ صاحبہ محترمہ کے حساب میں تبدیل کر دی جائے۔

اس درخواست پر محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب اور محترم قاضی عبدالرحمٰن صاحب کے دستخط بطور گواہ درج ہیں۔ مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ حضرت مولوی بقاپوری صاحب مرحوم کے کھاتہ نمبر ۵ میں مبلغ ۱۵۰۱/۸۱ پیسے بقایا موجود ہیں۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔

۲۔ مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی ساکن ربوہ ابن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے درخواست دی ہے کہ حضرت والد صاحب مرحوم کی جو رقم مبلغ ۱۵۹۱/- روپے مرحوم کے ورثاء میں تقسیم کرنا مطلوب ہے وہ حضرت مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء میں تقسیم کر دی جائے۔ (۱) بیوہ حضرت مولوی صاحب مرحوم (۲) مولوی اقبال احمد صاحب راجیکی (۳) مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی (۴) مولوی عزیز احمد صاحب راجیکی پسران (۵) صفیہ بیگم صاحبہ (۶) زینب قدسیہ صاحبہ دختران مرحوم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ اس کے بعد کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔

۳۔ مکرم میاں محمد شفیع صاحب ولد میاں جمال الدین صاحب مرحوم ساکن محلہ دارالنصر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ قطعہ نمبر ۲ واقع محلہ دارالیمن جو کہ اقرار لال دین صاحب و نواب الدین صاحب مرحوم جمال الدین صاحب اور فضل دین صاحب کے درمیان مشترکہ طور پر الاٹ شدہ ہے۔ چونکہ میرے والد صاحب مرحوم میاں جمال الدین صاحب امسال فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کے حصہ کی زمین میرے نام منتقل کر دی جائے۔ میرے اور میری والدہ صاحبہ کے سوا مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔

محترم سیکرٹری صاحب کمیٹی آبادی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ میاں لال دین صاحب صدیقی نے اپنا حصہ مکرم خدا بخش صاحب دکاندار گولبازار ربوہ کے پاس فروخت کر دیا ہے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ اس کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان "نظارت تجارت و صنعت"

برائے امرائے جماعت احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان

جولائی ۱۹۶۳ء اور اس کے بعد اخبار الفضل میں متعدد بار تاجر و صنعت کار احباب کی فہرستیں طلب کی گئی ہیں۔ مگر جماعتوں نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مکمل فہرست آئی ہے۔

(۱) راولپنڈی (۲) جہلم (۳) پشاور اور اس کے علاوہ چند احباب نے انفرادی طور پر اس کی تعمیل کی۔ مگر ابھی تک کثرت سے بڑی بڑی جماعتیں مثلاً لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ گوجرانوالہ۔ ملتان۔ گجرات۔ سرگودھا۔ شیخوپورہ۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ بہاولپور۔ رحیم یار خان۔ نواب شاہ سندھ وغیرہ وغیرہ کے احباب نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا امرائے جماعت ہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ سے احمدی تاجر و صناع احباب خواہ وہ بڑے کام کرنے والے ہوں یا معمولی ان کی مکمل فہرست جس میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں۔ نظارت تجارت و صنعت میں یکم مئی ۱۹۶۴ء تک بھجوا دیں۔

کوائف

۱۔ اپنا کاروباری نام یا فرم کا نام

۲۔ کاروبار کی تفصیل۔ اگر تاجر ہیں۔ تو تجارت کے متعلق اگر صناع یا صنعت کار یا فیکٹری وغیرہ کے مالک ہیں تو اس کی تفصیل مثلاً جنرل مرچنٹ۔ صرافت۔ ڈاکٹر و حکیم۔ کیمسٹ اور ڈرگسٹ و کلاء امپورٹرز اور کمیشن ایجنٹس وغیرہ۔ ورکشاپ سپیئر پارٹ ڈیلرز (Spare Part dealers) باڈی بلڈرز۔ مکینیکل فٹنگ و مرمت ریڈیو ڈیلرز یا ریڈیو کی مرمت کا کام۔ فوٹو گرافرز۔ کنٹریکٹرز و سپلائیرز۔ سائنس و ہر جوی کے اوزار بنانے یا اس کا کاروبار کرنے والے پرنٹنگ پریس و کتب فروش فرنیچر میکرز۔ الیکٹرک فٹنگ۔ مرمت ریفریجریٹرز کا کاروبار کرنے والے معہ مرمت ہوٹل و ریسٹورنٹ۔ موٹرز کا کاروبار۔ پٹرول پمپ۔ کپڑے کے ٹکڑوں یا ولائتی پرانے کپڑوں کا کاروبار کرنے والے سبزا و خشک پھل۔ سبزیاں وغیرہ بیچنے والے اور سپلائی کرنے والے۔ وغیرہ وغیرہ

تاکہ تجارتی و صنعتی کمیٹی ان مقاصد کو پورا کر سکے۔ جس کے لئے وہ بنائی گئی ہے اور جس کا اعلان ۷ جولائی ۱۹۶۳ء و ۲۳ جولائی و ۳۰ جولائی ۱۹۶۳ء کے اخبار الفضل میں ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ امراء و صدر صاحبان اس طرف خاص توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے

(ناظر تجارت و صنعت۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ عارف باللہ بزرگ اور مایہ ناز عالم تھے۔ آپ کی وفات بہت بڑے صدمے کا موجب ہے۔

ہم اس صدمہ میں مولوی صاحب کی اہلیہ، جملہ صاحبزادگان اور دیگر پسماندگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تلافی فرمائے۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین" (قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۶ر اپریل۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان نے بتایا ہے کہ آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کے جبری انخلاء کا سلسلہ جاری ہے اور نئی دہلی میں وزرائے داخلہ کی کانفرنس کے باوجود مشرقی پاکستان میں بھارت سے ان مجبور مسلمانوں کی آمد بند نہیں ہوئی۔ اب تک ڈھائی لاکھ سے زیادہ تباہ حال مسلمان پاکستان کی سرحد میں دھکیلے جا چکے ہیں۔ مسٹر عبدالمنعم خان منگل کو ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندہ سے بات چیت کر رہے تھے۔

انھوں نے کہا کہ ان مسلم مہاجرین کی حالت ناقابل بیان ہے۔ صدر ایوب خان اور عراق کے صدر عارف مہاجر کیمپوں کا معائنہ کر کے ان کی حالت دیکھ چکے ہیں ان میں ہزاروں افراد ایسے ہیں جنہیں بھارتی حکام نے انتہائی بے دردی سے زدوکوب کر کے برہنہ حالت میں پاکستان کی سرحد میں دھکیل دیا۔

مشرقی پاکستان کے ضلع جیسور میں حالیہ طوفان سے نقصانات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر عبدالمنعم خان نے کہا ہے کہ انھوں نے ساٹھ گھنٹے تک طوفان زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ڈھائی سو افراد ہلاک اور سات سو سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ طوفان زدہ علاقے میں فوری امداد کے طور دو لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ اور ضرورت پڑنے پر مزید رقم بھی دی جائے گی۔ گورنر عبدالمنعم خان نے کہا کہ انھوں نے جیسور کے سب ڈویژن نڑائل کی سات یونین کونسلوں کا دورہ کیا۔ طوفان سے جو تباہی ان علاقوں میں پھیلی وہ اتنی خوفناک ہے کہ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تھانہ محمد پور کی تین کونسلوں میں تمام گاؤں نیست و نابود ہو گئے ہیں اور ایک بھی کچا مکان یا پکا مکان نہیں رہا تمام کھیت اجڑ گئے ہیں۔

ایک تحصیل ہیڈکوارٹر کی عمارت منہدم ہو گئی اس وقت تحصیلدار کے دفتر میں متعدد افراد مالیہ جمع کرانے کے لئے موجود تھے کہ اچانک طوفان نے اس بستی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور تحصیلدار اور اس کے عملے کے تمام افراد اور مالیہ جمع کرانے والے تمام افراد تحصیل ہیڈکوارٹر کی عمارت میں دب کر ہلاک ہو گئے۔ گورنر نے بتایا کہ کل شام تک ملبے سے ۲۳ لاشیں برآمد کی جا چکی تھیں

مسٹر عبدالمنعم خان نے کہا کہ ڈھاکہ سے راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل انھوں نے چیف سیکرٹری اور وزیر مال کو ہدایت کی تھی کہ وہ فوری طور پر متاثرہ علاقوں کا دورہ کریں اور اپنی نگرانی میں مجروحوں کے علاج۔ متاثرہ آبادی میں غلہ کی تقسیم اور مکانات کی تعمیر کے انتظامات کو مکمل کرائیں۔

لاہور ۱۵ر اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر عبدالوحید خان نے بتایا ہے کہ مسلم لیگ خدمت خلق کے لئے نیشنل سروس کور کے نام سے ایک رضاکار تنظیم قائم کرے گی۔ یہ رضاکار تنظیم غیر سیاسی بنیادوں پر کام کرے گی۔ مسٹر عبدالوحید خان نے منگل کے روز برکت علی ہال لاہور میں مسلم لیگی کارکنوں کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے

اس اجلاس میں دو قراردادیں بھی منظور کی گئیں جن میں سے ایک قرارداد میں موجودہ حکومت کی خارجہ پالیسی کی حمایت کی گئی ہے اور مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے صدر ایوب کے جرأت مندانہ اقدامات کی تعریف کی گئی ہے۔ دوسری قرارداد کے ذریعہ بالواسطہ انتخاب کی حمایت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہی طریقہ پاکستان کے مخصوص حالات کے مطابق جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

● راولپنڈی:۔ ۱۵ر اپریل۔ اقوام متحدہ کے نائب سیکرٹری برائے سیاسی امور ڈاکٹر بنچ نے کل یہاں کہا ہے کہ اقوام متحدہ کشمیر کی صورت حال کا بغور مطالعہ کر رہی ہے اور اس متنازعہ علاقہ میں امن برقرار رکھنے کے لئے سرگرم کوشش کی جا رہی ہے ڈاکٹر بنچ کراچی سے بذریعہ طیارہ کل صبح راولپنڈی پہنچے جہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ گزشتہ دو ماہ کے دوران کشمیر میں جنگ بندی لائن کے دونوں جانب متارکہ جنگ کی خلاف ورزیوں میں اضافہ ہوا ہے اور اس سے اقوام متحدہ کو تشویش ہے۔

● کراچی ۱۵ر اپریل۔ محترمہ فاطمہ جناح نے کل یہاں قوم سے اپیل کی کہ تپ دق کے خلاف ایک منظم جنگ شروع کی جائے اور اس وقت تک دم نہ لیا جائے جب تک کہ اس موذی مرض کا قلع قمع نہ ہو جائے اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ بیماری کی تشخیص ابتدائی مرحلہ میں کرائی جائے اور ایسا کرنے کے لئے صحت اور معاشرتی بہبود کے سرکاری اور پرائیویٹ ادارے مل جل کر کام کریں۔ مادر ملت [illegible] کی سالانہ کانفرنس کا افتتاح کر رہی تھیں۔

● جکارتہ: ۱۵ر اپریل۔ افریشیائی مسلم ملکوں کی اسلامی کانفرنس ۱۷ر جون سے جکارتہ میں شروع ہوگی اور اس کے اجلاس ۲۲ر جون تک جاری رہیں گے کانفرنس کی قومی کمیٹی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ متعدد ممالک نے کانفرنس میں شریک ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے افتتاح صدر سوکارنو کریں گے اس موقعہ پر قرآن کریم کے ایک نادر نسخہ کی نمائش بھی ہوگی۔

● سنگاپور۔ ۱۵ر اپریل۔ کل یہاں ایک سرکاری عمارت میں بم کا دھماکہ ہوا۔ لیکن اس سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے واضح رہے کہ یکم اپریل سے اب تک سنگاپور میں بموں کے پانچ دھماکے ہو چکے ہیں۔ سنگاپور پولیس کے مطابق یہ وارداتیں وفاق ملائشیا کے مخالف کر رہے ہیں۔

● تہران۔ ۱۵ر اپریل۔ جزیرہ سلوخ کے قریب ایک کشتی کو آگ لگنے سے ۱۱۳ افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ ایرانی گشتی کشتیاں صرف سات افراد کو بچا سکیں۔ ایرانی اخبار اطلاعات کے مطابق یہ افراد خلیج فارس میں خرم شہر سے روانہ ہوئے تھے اور غیر قانونی طور پر کویت میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ کشتی کو آگ لگ گئی۔

● بغداد۔ ۱۵ر اپریل عراق کی خفیہ پولیس کی اطلاع کے مطابق بعث پارٹی کی ایک خفیہ تنظیم کا انکشاف ہوا۔ اس تنظیم کا صدر دفتر بصرہ میں قائم تھا۔

● نیویارک:۔ ۱۵ر اپریل۔ برطانیہ نے اقوام متحدہ میں الزام لگایا ہے کہ یمن کے طیاروں نے ۱۰ر اپریل کو جنوبی عرب فیڈریشن کے علاقہ پر پرواز کی ہے۔

یہ الزام ایک مراسلہ میں لگایا گیا ہے جو برطانیہ نے سلامتی کونسل کے صدر کو بھیجا ہے۔

قادیان کے احباب

مکرم مولوی ابوالمنیر نورالدین صاحب مالاباری ایجنٹ روزنامہ الفضل قادیان سے حاصل فرما دیں

(مینیجر)

ضروری اعلان

جو احباب اپنا ایڈریس تبدیل کراتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنا چٹ نمبر اور ایڈریس صاف اور خوشخط لکھا کریں تاکہ تعمیل میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔

(مینیجر)

دھمکیوں اور طاقت کے استعمال سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا

"میں اصولوں کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہوں"

شیخ عبد اللہ

سری نگر ۱۶ اپریل۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ نے کہا ہے کہ تنضیہ کشمیر کا پر امن تصفیہ دھمکیوں یا طاقت کے استعمال سے نہیں ہو سکتا۔ آپ نے جموں سے سری نگر جاتے ہوئے کلاڈوڈا کے مقام پر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں کشمیر کے جھگڑے کا پر امن تصفیہ چاہتا ہوں لیکن ایسا تصفیہ میرے خلاف دھمکیوں یا طاقت کے استعمال سے نہیں ہو سکتا۔

شیر کشمیر نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ پر اظہار خیال کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا اگر مجھ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ میں زبان بند رکھوں تو ایسا کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔ شیخ عبد اللہ نے کہا اگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ کشمیر قطعی طور پر بھارت میں شامل ہو چکا ہے تو پھر مجھے جیل میں گیارہ برس گزارنے کی کیا ضرورت تھی آپ نے کہا پاکستان اور بھارت کے عوام میں میل ملاپ اور ہم آہنگی صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ تنازعہ کشمیر کو پر امن طریقہ پر سلجھا لیا جائے شیر کشمیر نے کہا میں محاذ رائے شماری کی قیادت نہیں سنبھالوں گا۔ کیونکہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور محاذ کی تنظیمی ذمہ داریاں نہیں سنبھال سکتا آپ نے کہا کہ محاذ حق خود ارادیت کے لئے کوشاں ہے اور مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے بھارتی اخبار "سٹیٹسمین" کی رپورٹ کے مطابق شیخ عبد اللہ نے بھدرواہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا "مجھے دھمکیوں سے خاموش نہیں کیا جا سکتا" مسٹر لال بہادر شاستری کی ایک حالیہ تقریر کا جواب دیتے ہوئے شیخ عبد اللہ نے کہا "آپ چاہیں تو مجھے دوبارہ گرفتار کر سکتے ہیں لیکن میں اپنے اصولوں کو بدل نہیں سکتا ان اصولوں کی خاطر میں اپنی جان دینے کو بھی تیار ہوں۔

بھارت سے کشمیر کا الحاق قطعی ہے (گلزاری لال نندا)

نئی دہلی ۱۶ اپریل بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا نے کہا ہے کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ الحاق ایک تاریخی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا آپ نے کہا یہ الحاق مکمل اور قطعی ہے کشمیر بھارت یونین کا ایک ایسا حصہ ہے جسے اس سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا آپ نے مزید کہا کہ آئین کی دفعہ ۳۷۰ کے تحت کشمیر کو جو خصوصی حیثیت دی گئی تھی وہ عارضی تھی اور اس وقت یہ چیز پہلے سامنے تھی کہ کشمیر کا نظم و نسق بھی بھارت کے باقی حصوں کی طرح کر دیا جائے گا۔ وزیر داخلہ اپنی وزارت کے مطالبات زر کے حق میں تقریر کر رہے تھے۔

"پاکستانی لیڈروں سے بھی میری بات چیت ضروری ہے۔" (عبد اللہ)

رام بن ۱۶ اپریل کشمیری رہنما شیخ محمد عبد اللہ نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ میں بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں کے رہنماؤں سے بات چیت کروں" شیخ صاحب نے کہا" ارباب اختیار سے میرا صرف ایک اختلاف ہے وہ سمجھتے ہیں کہ الحاق کے مسئلہ پر کشمیری عوام کی خواہشات معلوم کی جا چکی ہیں لیکن میرا موقف یہ ہے کہ کشمیری عوام کی رائے معلوم نہیں کی گئی اور جب تک ان کی خواہشات معلوم نہیں کی جائیں گی دونوں کا اتحاد ممکن نہیں شیخ عبد اللہ کل درہ بانہال سے چالیس میل دور رام بن پہنچے وہ آج وادی میں داخل ہو جائیں گے جہاں ان کا زبردست استقبال ہونے والا ہے۔ سری نگر میں وہ کل پہنچیں گے۔

شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری اور قتل کی افواہیں

پاکستان سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کی درخواست کرے گا۔

کراچی ۱۶ اپریل۔ سیاسی حلقوں میں یہاں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ شیخ عبد اللہ کی گرفتاری یا قتل کی سازش کی اطلاعات کی بنیاد پر پاکستان سلامتی کونسل سے درخواست کرے گا کہ ۵ مئی سے قبل کونسل کا اجلاس طلب کیا جائے اور شیخ عبد اللہ کی متوقع گرفتاری سے کشمیر میں پیدا ہونے والی صورت حال پر غور و خوض کیا جائے۔

واضح رہے کہ رہائی کے بعد شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ نے جس واشگاف انداز میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کی اور رائے شماری کا مطالبہ کیا ہے اس سے بھارتی رہنما بوکھلا گئے ہیں اور وہ ان کی زبان بندی کے ہر ممکن طریقے پر غور کر رہے ہیں۔ اس وقت بھارت کی بعض فرقہ پرست جماعتیں انہیں قتل کرنے کی بھی سازشیں کر رہی ہیں۔ اور بھارتی حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ ان افواہوں کی بنیاد پر شیخ عبد اللہ کو سرکاری حفاظت قبول کرنے پر آمادہ کیا جائے کہ اگر وہ حفاظت قبول کر لیں تو عملاً نظر بند ہو جائیں گے اور حفاظت قبول نہ کریں تو قاتلانہ حملہ کی صورت میں بھارت کے پاس ایک عذر ہو گا۔

دریں اثناء بعض فرقہ پرست جماعتوں نے ۱۹ اپریل کو یوم کشمیر منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس روز مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کے حق میں مظاہرے کئے جائیں گے اور اندیشہ ہے کہ اس روز کشمیر میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جائے گی پاکستان کی جانب سے مسئلہ کشمیر پر فوری غور کا مطالبہ اس صورت حال کے پیش نظر کیا جائے گا۔

کشمیر وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۶ اپریل میر واعظ محمد یوسف کی قیادت میں مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب کے ممالک کا دورہ کرنے والا پاکستان کا غیر سرکاری کشمیر وفد کل کراچی واپس پہنچ گیا۔

پاکستان کو بھاری تعداد میں غیر ملکی امداد ملیگی

کراچی ۱۶ اپریل منصوبہ بندی کمیشن کے نائب چیئرمین مسٹر سعید حسن امریکہ اور دوسرے مغربی ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ غیر ملکوں نے اپنے امداد کے پروگرام میں کمی کر دی ہے تاہم امید ہے کہ پاکستان دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے لئے اپنی ضروریات کے لئے امید سے زیادہ ہی رقم وصول کرے گا۔

مسٹر سعید حسن نے کہا کہ انہوں نے اپنے دورے کے دوران عالمی بنک کے افسروں سے بھی ملاقات کی اور ان کے ساتھ بات چیت سے اندازہ لگایا ہے کہ دوسرے پانچسالہ منصوبہ کے آخری سال کے لئے پاکستان کو امداد کی جو ضرورت ہے اس میں قطعی رکاوٹ نہیں آئے گی۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۶ مارچ کے الفضل میں صفحہ ۵ پر ضلع منٹگمری کی مستورات کے اجتماع کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے کالم ۲ کی دوسری سطر میں تلاوت قرآن مجید کے تعلق میں امتہ الحمید صاحبہ کے نام کے ساتھ "بی۔ اے" کے الفاظ شائع ہوئے ہیں جو درست نہیں۔ اصل رپورٹ میں صرف "امتہ الحمید صاحبہ" ہی درج تھا۔ "بی۔ اے" کے الفاظ حذف کر کے نام صرف امتہ الحمید صاحبہ ہی پڑھا جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری و دیگر کلاسز میں داخلہ مورخہ ۱۱۔ اپریل ۶۴ء سے شروع ہے جو اس ماہ کے آخر تک جاری رہے گا۔

خواہش مند احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو داخل کر کے سکول ہذا کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ لڑکوں کے لئے پانچویں تک اور لڑکیوں کے لئے آٹھویں تک انتظام ہے۔ سکول کے ساتھ ابھی بورڈنگ کا انتظام نہیں کیا جا سکا۔ ضروری کوائف دفتر سکول ہذا سے معلوم کریں۔

(ہیڈ مسٹرس
فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم منیر احمد رشید ایم اے نے امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن سے کامیاب ٹریننگ کے بعد اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہائی انرجی فزکس میں پی ایچ ڈی۔ کی ڈگری حاصل کی ہے۔

میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، درویشان قادیان۔ بزرگان سلسلہ سب بھائی اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ عزیز کی اس نمایاں کامیابی کے بابرکت ہونے اور آئندہ ہر قسم کی ترقیات کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔

عزیز موصوف امپیریل کالج لندن میں مزید ریسرچ کے کام پر لگا ہوا ہے اللہ تعالےٰ اس کام میں بھی برکت ڈالے اور نمایاں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر کامیاب و کامران بخیر و عافیت اپنے گھر واپس لے آئے آمین ثم آمین۔

(عاجزہ امتہ الکریم بیگم اہلیہ میاں محمد اسحاق صاحب رجن گلی ۳۶ مکان ۹ قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

نوٹ :۔ اس خوشی میں محترمہ امتہ الکریم بیگم صاحبہ نے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵